REGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
لاہور

فون ۲۹۷۹ — قیمت ۱؍۰

جمعہ ۲۳ ذوالحجہ ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴ | ۶ اخاء ۱۳۲۹ ہش | ۶ اکتوبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۲۹

اخبار احمدیہ

رتن باغ لاہور۔ ۵ اکتوبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کھانسی کی تکلیف میں نسبتاً فرق ہے۔ مگر طبیعت میں ضعف ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

رتن باغ لاہور۔ ۵ اکتوبر۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو نزلے کی تکلیف ہے اور کمر میں درد ہے۔ احباب حضرت ام المومنین کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ——— رتن باغ لاہور۔ ۵ اکتوبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں کی طبیعت دن بھر بہت خراب رہی کمزوری بھی زیادہ ہے احباب موصوف کو خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ولادت ——— رتن باغ لاہور۔ ۵ اکتوبر۔ ۱۶ ستمبر کو خدا تعالیٰ نے صاحبزادہ مرزا منصور احمد سلمہ کو لڑکا عطاء فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خاندان مسیح موعودؑ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ایک نافع اور بابرکت وجود بنائے ——— ربوہ۔ ۵ اکتوبر۔ ۲۲ اور ۲۳ ستمبر کی شب کو (بروز عید) اللہ تعالیٰ نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب نووارد کے لئے دعا فرمائیں کہ وہ اسے نیک و صالح و خادم دین بنائے۔

اقبال چیمہ کی پریس کانفرنس

لاہور۔ ۵ اکتوبر۔ پنجاب مسلم لیگ کے سکرٹری چودھری محمد اقبال چیمہ نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ سیالکوٹ کے دیہات اقتصادی اعتبار سے ختم ہو کر رہ گئے ہیں۔ تین چوتھائی فصلیں بری طرح متاثر ہوئی ہیں، جانی نقصان کا اندازہ دو صد افراد ہے اور قریباً چھ ہزار مویشی ہلاک ہوئے ہیں۔ آپ نے اس تباہی کو قومی مصیبت سے تعبیر کرتے ہوئے زور دیا کہ حکومت نے سیلاب زدگان کی امداد اور بحالی کیلئے جو کمیٹیاں مقرر کی ہیں ان میں عوام کے نمائندوں کو بھی شامل کیا جائے (اسٹاف رپورٹر)

اوکاڑہ میں احراریوں کی اشتعال انگیزی کا نتیجہ ایک احمدی کو شہید کر دیا گیا

احمدیوں کی جان و مال سخت خطرے میں شہر بھر میں خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے

اوکاڑہ۔ ۵ اکتوبر۔ جماعت احمدیہ اوکاڑہ کی طرف سے بذریعہ تار حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے ——— "کشیدگی بہت ہے۔ حالات نازک صورت اختیار کر گئے ہیں۔ احراریوں کی طرف سے اوکاڑہ کے لوگوں کو احمدیوں کے قتل پر اکسایا جا رہا ہے۔ ایک احمدی شہید کیا جا چکا ہے شہر میں خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے اور احمدیوں کے جان و مال سخت خطرے میں ہیں"

یاد رہے کہ کل ہمارے نامہ نگار نے اوکاڑہ سے اطلاع ارسال کی تھی۔ کہ اتوار کو احراریوں نے بعض احمدیوں کا جب کہ وہ کسی چک کی طرف جا رہے تھے جلوس بنا کر ان کا تعاقب کیا تھا۔ سات افراد کے منہ پر سیاہی ملی۔ ان پر مٹی اور کیچڑ پھینکا اور انہیں دھکے دیتے ہوئے اوکاڑہ سٹیشن پر لے آئے۔ جب چند پولیس والوں نے بمشکل ان کو اپنی پناہ میں لے کر بچانا چاہا لیکن شر پسند عنصر نے ان تانگوں پر بھی حملہ کر دیا جن میں وہ احمدی اور پولیس کنسٹیبل سوار تھے۔ اس کے بعد احراریوں نے شہر بھر میں جلوس نکالا۔ احمدیوں کو گالیاں دیں۔ اور پولیس والوں پر احمدیوں کی پاسداری کا الزام لگا کر انہیں کوسا یہ جلوس دیر تک مسجد کے سامنے ناچتا رہا۔ اسی شام کو چودھری غلام قادر صاحب نمبردار جماعت احمدیہ اوکاڑہ اور شیخ غلام قادر پر احراریوں نے حملہ کیا اور ان پر ریلوے لائن کے نزدیک سخت پتھراؤ کیا جس سے ہر دو صاحب مجروح ہو گئے۔

لندن کانفرنس ختم۔ لندن ۵ اکتوبر۔ لندن میں دولت مشترکہ کے ممالک کی جو اقتصادی کانفرنس ہو رہی تھی۔ وہ آج ختم ہو گئی۔ کانفرنس نے پاکستان ہندوستان لنکا اور ملایا اور دیگر تین ممالک سے متعلقہ ترقی کی سکیموں والی سفارشات کو منظور کر لیا۔

تین سو افراد اور ۱۰ ہزار مویشی سیلاب کی نذر ہو گئے سیلاب زدگان کی امداد کیلئے اوقات و اموال کی فیاضانہ پیشکش کی اپیل گورنر پنجاب کی پریس کانفرنس

لاہور۔ ۵ اکتوبر۔ گورنر پنجاب ہز ایکسی لینسی سردار عبد الرب نشتر نے آج ایک پریس کانفرنس میں سیلاب کی تباہ کاریوں۔ ان کے دور رس اثرات اور دیگر متعلقہ مسائل پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ کہ سیلاب کے باعث آج ہم جس صورتِ حال سے دوچار ہیں وہ محض ایک صوبائی مسئلہ نہیں ہے، بلکہ اپنی نزاکت کے اعتبار سے یقیناً ایک قومی مسئلہ ہے، اور وہ قومی بنیادوں ہی پر حل ہو سکتا ہے۔ کام کی وسعت کے پیش نظر آپ نے ذی ثروت اور ذی رسوخ حضرات سے اپیل کی۔ کہ وہ ذرائع مواصلات انہار اور دیہات کی بحالی کے سلسلے میں ہر طرح سے حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔ اور دل کھول کر اپنے اوقات اور اموال اس راہ میں خرچ کریں۔ تاکہ بہت جلد ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ ربیع کی فصل بر وقت بوئی جا سکے۔ آپ نے متنبہ کیا کہ اگر یہ کام صرف حکومت کے کارکنوں اور ان کے موجودہ وسائل پر چھوڑ دیا گیا تو پھر اس بلائے ناگہانی کا اتنا فوری علاج ممکن نہ ہو سکے گا۔ جتنا کہ صوبے کی اقتصادی زندگی کو بچانے کیلئے ضروری ہے۔ آپ نے پاکستان کی برّی اور ہوائی فوج کی خدمات کو بہت سراہا۔ اور ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر فوج اس قدر محنت اور جانفشانی سے سول حکام کی مدد نہ کرتی تو سیلاب کی شدت پر قابو پانے میں ہم ہرگز کامیاب نہ ہو سکتے۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے بتایا کہ جانی نقصان کا اندازہ تین سو افراد سے کچھ زیادہ ہے البتہ خیال ہے کہ دس ہزار مویشی سیلاب کی نذر ہو گئے۔ ابتداء میں ہز ایکسی لینسی نے فرمایا۔ راوی اور چناب میں متواتر طغیانیوں کے باعث پنجاب کے ۹۔ اضلاع سخت متاثر ہوئے ہیں۔ پنجاب کا زرخیز ترین علاقہ قریب قریب انہی نو ضلعوں میں واقع ہے چنانچہ کپاس کی فصل کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ نیز چاول اور نیشکر کی فصلیں بھی ایک حد تک متاثر ہوئی ہیں۔ پھر بھی یہ امر اطمینان کا باعث ہے کہ جس قسم کا ہیبت ناک سیلاب آیا اسکے مقابلے میں جانی نقصان بہت کم ہوا۔ اس کی وجہ وہ بے نظیر تعاون ہے جس کا مظاہرہ اس مصیبت کے وقت میں حکومت کے مختلف محکموں اور عوام نے کیا۔ اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ اکثر علاقوں سے

کشمیر کا مسئلہ پاکستان کے لئے زندگی اور موت کا حکم رکھتا ہے لیکن بھارت کیلئے محض ایک سامراجی مہم ہے سلامتی کونسل ہندوستان کو بتائے کہ اس سلسلے میں واضح ہدایات جاری کرے نتائج خواہ کچھ ہوں ہم اپنا نظریہ نہیں بدل سکتے

کراچی۔ ۵ اکتوبر۔ آج پاکستان پارلیمنٹ میں مسئلہ کشمیر پر بحث کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان نے سلامتی کونسل پر زور دیا۔ کہ وہ ہندوستان کو ۱۳ اگست اور ۵ جنوری والی قرارداد پر عمل پیرا ہونے کیلئے واضح ہدایات جاری کرے اور یا پھر اسے کسی ثالث کے سپرد کرے پھر اس کے فیصلے کو نافذ کرائے۔ کیونکہ یہ مسئلہ ایشیا کے امن کیلئے دن بدن خطرہ بنتا چلا جا رہا ہے آپ نے کہا۔ سر ڈکسن نے باہم گفتگو سے جو اس مسئلے کو حل کرنے کی تجویز پیش کی ہے یہ بہت پر زور دیا تھا پھر میں نے اپریل ۱۹۵۰ء میں گفتگو کی لیکن ہر کوشش ناکام ہوئی۔ اب تک جو کچھ ہوا وہ سب سلامتی کونسل ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے ڈکسن کی رپورٹ کا ایک فائدہ یہ ہوا کہ ہندوستان کے مصالحانہ دعوؤں کا بھرم آشکار ہو گیا لیکن ستم یہ ہے کہ پنڈت نہرو کشمیر کے عوام کی آزادی کو جابرانہ قوت کے بل پر غصب کرنے کے بعد پاکستان ہی کو جارحانہ اقدام کرنے والا کہتے ہیں۔ پاکستان اہل کشمیر کی آزادی کا حامی ہے لیکن ہندوستان انہیں غلام بنانا چاہتا ہے۔ دنیا اب خوب سمجھ گئی ہو گی کہ پنڈت نہرو کے ایشیائی عزائم نے کہا کشمیر ہمارے لئے زندگی اور موت کا حکم رکھتا ہے لیکن بھارت کے لئے محض ایک سامراجی مہم ہے ہم اپنا نظریہ ہرگز نہیں بدل سکتے۔ آپ نے کہا میں نے شروع ہی میں نہری پانی، متروکہ املاک اور جوناگڑھ وغیرہ کے مسائل کو ثالث کے سپرد کرنے کی تجویز کی تھی لیکن پنڈت نہرو اب دکھاوے کیلئے اسے ججوں کے سپرد کرنے پر آمادہ ہوئے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ بیس فی صدی فوجیں ہٹا لینے کا پراپیگنڈہ بھی بے معنی ہے، دراصل وہاں اس نے اتنی فوجیں جمع کر دی ہیں کہ وہ حمل و نقل میں دقت پیدا کرتی ہیں۔ حزب مخالف کے لیڈر مسٹر چٹو پادھیائے نے پاکستان کو حق بجانب قرار دیا۔ آپ کے علاوہ بارہ ارکان ایوان نے اس مسئلے کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ اور آخر میں وزیر امور کشمیر مسٹر گورمانی نے بحث کو ختم کرتے ہوئے ہندوستان کے ان تمام تازہ توجیہوں کا جواب دیا۔ جو اس سلسلے میں کی جا رہی ہیں اور سلامتی کونسل سے مسئلہ واپس لینے کے سلسلے میں پنڈت جواہر لال نہرو کی خواہش اور سر اوون ڈکسن کی سفارش کی مخالفت کی۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

روزنامہ "الفضل" لاہور
مورخہ ۶ر اکتوبر ۱۹۵۴ء

آہ مظلوماں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احراریوں کے ترجمان سہ روزہ "آزاد" نے اپنی ۲ر اکتوبر کی اشاعت میں جو دراصل ۲۹ر ستمبر ہی کو بازار میں آگیا تھا۔ (یاد رہے کہ اردو اخبارات کا یہ عجیب قاعدہ ہے کہ جس دن اخبار نکلتا ہے اس سے ایک دو دن بعد کی تاریخ لکھتے ہیں۔ آزاد تو چار پانچ دن بعد کی تاریخ لکھتا ہے) ایک نوٹ شائع کیا تھا۔ کہ یکم اکتوبر کو احمدی یوم تبلیغ منا رہے ہیں۔ حکومت اس کو روکے۔ اور احمدیوں کو تبلیغ کی اجازت نہ دے۔ ہمارا ماتھا اسی وقت ٹھنکا تھا۔ کہ احراری اس روز ضرور کہیں نہ کہیں فساد کریں گے چنانچہ اوکاڑہ میں جو کچھ انہوں نے کیا۔ اسکی خبر مجملاً ۵ر اکتوبر کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ آج ایک تار شائع کیا جا رہا ہے۔ جس سے معلوم ہوگا۔ کہ فسادیوں نے ایک احمدی کو شہید بھی کر دیا ہے۔ اور باقی احمدیوں کے جان و مال خطرہ میں ہیں۔

ہم ایک عرصہ سے حکومت کی توجہ احراریوں کی حرکات مذبوحی کی طرف دلا رہے ہیں۔ اور حکومت ان کی حرکات سے بے خبر نہیں ہے۔ احراری "تبلیغ اسلام" کے بہانے مغربی پاکستان کے تقریباً ہر چھوٹے بڑے شہر اور گاؤں میں تقریروں اور دیگر ذرائع سے نہ صرف سادہ دل مسلمانوں کو احمدیوں کے خلاف برانگیختہ کرتے ہیں۔ بلکہ استخفاف اور تشدد تک کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ اور ان کو کوئی نہیں پوچھتا۔ کوئٹہ۔ سیالکوٹ۔ ڈیرہ غازیخاں۔ ننکانہ وغیرہ کئی مقامات پر ان کی حرکات کے برے نتائج ظاہر ہوئے۔ اب اوکاڑہ میں احمدیوں کی جان عذاب میں کر رکھی ہے۔ اور ایک بے گناہ کو شہید بھی کر دیا گیا ہے۔ غریب احمدیوں کے پاس تو سوا صبر کے اور کچھ نہیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا حکومت کے پاس بھی اس کا کوئی علاج نہیں؟

بترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از درِ حق بہر استقبال مے آید

سفید جھوٹ

معاصر روزنامہ "تسنیم" نے اپنی اشاعت ۵ر اکتوبر میں اوکاڑہ کے متعلق جو خبر شائع کی ہے۔ اس میں جہاں معاصر نے منہ کالا کرنا تو تسلیم کیا ہے۔ مگر خبر میں اپنے حلیفوں کو خوش کرنے کے لئے صالحانہ تحریف بھی فرمائی ہے۔ ہم صرف ایک چیز یہاں بیان کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے نامہ نگار صاحب کی دیانت عیاں ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اس پر لوگوں (چک ۵ میں) نے مشتعل ہوکر ان (مرزائیوں) کے منہ کالے کر دیئے۔ اور شہر کو بھگا دیا۔ اسٹیشن کے قریب ان کے دوسرے ساتھی بھی ان سے آملے۔ وہاں شہر کے لوگ انہیں دیکھنے آئے۔ پولیس بھی وہاں آگئی۔ مرزائیوں نے پولیس کی موجودگی میں مسلمانوں کو گالیاں دینا شروع کر دیں اور لاٹھیوں سے مارنا شروع کر دیا۔ مگر پولیس نے کچھ ایکشن نہ لیا۔"

پہلے تو خط کشیدہ الفاظ پر غور فرمائیے۔ کیا کوئی انسان جس کے دل میں ذرا بھی خدا کا خوف ہو۔ احمدیوں کے متعلق ایسی بات مان سکتا ہے۔ اوروں کو جانے دیجئے۔ ہم مودودی صاحب کو ہی پیش کرتے ہیں۔ آپ بلا حلف بیان دے دیں۔ کہ ہاں ایسا ہوا ہوگا۔ تو ہم مان لیں گے۔ کہ نامہ نگار صاحب نے سچ بولا ہے۔ یہ ایک ایسا سفید جھوٹ ہے۔ کہ احراریوں کو بھی اسے بولنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ چنانچہ آزاد مورخہ ۶ر اکتوبر ۱۹۵۴ء میں شدہ کے مندرجہ ذیل الفاظ ملاحظہ فرمائیے:۔

"یہاں (چک ۵) سے ناکام واپس آئے۔ تو اوکاڑہ میں امن سوز حرکات کرنے لگے۔ جس پر غیرت مند مسلمانوں سے ان کی مٹھ بھیڑ ہو گئی ..... نوبت ہاتھا پائی تک پہنچ گئی۔ مرزائیوں نے تھانہ میں رپورٹ کی۔ اور پولیس نے کر میدان میں آگئے۔"

ان دونوں بیانوں کا موازنہ کیجئے۔ احراری افسانہ طراز تو لکھتا ہے۔ کہ ہاتھا پائی ہوئی۔ تو پولیس بلائی گئی۔ مگر صالحین کے نامہ نگار فرماتے ہیں۔ پولیس کی موجودگی میں "مرزائیوں" نے گالیاں دیں۔ اور لاٹھیوں سے حملہ کیا۔ یہ ہم نے نمونہ از خروارے کے طور پر دکھایا ہے۔ ہم کسی دوسری جگہ "تسنیم" اور "آزاد" دونوں کے پورے پورے بیان شائع کر رہے ہیں۔ انصاف پسند لوگ خود موازنہ کرکے دیکھ لیں۔ کہ موازنہ سے کس طرح دونوں کا سفید جھوٹ آئینہ ہو رہا ہے۔

سوال ہے۔ کہ اگر تسنیم کے نامہ نگار صاحب کے دل سے خدا ترسی جاتی رہی تھی۔ اور محض دشمنی کی وجہ سے احمدیوں کی مظلومی اور ان کے پر امن طرز عمل کی داد نہیں دے سکتے تھے۔ تو کیا وہ اتنا بھی نہیں کر سکتے تھے۔ کہ اپنے احراری حلیفوں سے نوٹ ملا کر خبر ارسال کرتے۔ مگر وہ تو جلد جلد سچ کے ساتھ جھوٹ کی کیمیائی آمیزش کرنے ہی میں مصروف تھے۔ تاکہ صالحین سے اپنے کمال فنکاری کی داد حاصل کر سکیں۔ دیکھئے کس طرح اللہ تعالیٰ شیطانی تدبیروں کو ملیامیٹ کر دیتا ہے۔

مکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین

آزادیٔ تبلیغ

احراریوں کے اخبار "آزاد" نے لکھا تھا۔ کہ مرزائیوں (احمدیوں) کو چونکہ تمام اسلامی فرقے کافر و مرتد سمجھتے ہیں۔ اس لئے ان کی تبلیغ روک دینی چاہیئے۔ اس کا جواب ہم نے یہ دیا تھا۔ کہ مسلمانوں کے ہر فرقے کو دوسرے تمام فرقے کافر و مرتد سمجھتے ہیں۔ اس لئے اگر احمدیوں کی تبلیغ بند کرنا ہے۔ تو سب فرقوں کی تبلیغ بند کرنا پڑے گی۔ اس پر احراری اخبار لکھتا ہے۔ کہ

"مسلم فرقوں کے اختلافات کو اسلام اور مرزائیت کے وسیع اختلاف سے تشبیہ نہیں دی جا سکتی۔" (آزاد مورخہ ۶ر اکتوبر ۱۹۵۴ء)

عرض ہے کہ سوال اختلافات کی ضیق و وسعت کا نہیں ہے۔ بلکہ سوال کفر و ارتداد کا ہے۔ جب ہر اسلامی فرقہ تمام دوسرے فرقوں کے نزدیک کافر اور مرتد ہے۔ تو "آزاد" کے اصول کے مطابق کہ مرزائی (احمدی) چونکہ سب کے نزدیک کافر اور مرتد ہونے کی وجہ سے تبلیغ کا حق نہیں رکھتے۔ اختلافات کی ضیق و وسعت کا اس سے کیا تعلق؟ چوں آب از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ یک دست۔ پھر اسی لحاظ سے آزاد کا یہ کہنا بھی درست نہیں ہے۔

کہ احمدیوں کے سوا باقی سب فرقے ایک شجر کی شاخیں ہیں۔ اس لئے ان کا سوال احمدیوں سے جدا ہے۔ کیونکہ ہر فرقہ جو دوسروں کے نزدیک کافر و مرتد ہو گیا ہے۔ وہ ایک ہی شجر کی شاخ کس طرح بن سکتا ہے؟ پھر یہ بھی غلط ہے۔ کہ احمدی کسی الگ نبوت کے قائل ہیں۔ حالانکہ وہ صرف ایک نبوت کے قائل ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت فنا فی الرسول ہونے کی وجہ سے ہے۔ وہ آفتاب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک کرن ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ آفتاب کی کرن آفتاب سے الگ ہستی نہیں رکھتی۔ ایسی نبوت اکابر ائمہ اسلام کے نزدیک جائز ہے۔ ان کی رائے میں فنا فی الرسول والی نبوت کا مدعی اور اس کے ماننے والے اسلام کے کافر اور مرتد نہیں۔ ہم یہاں صرف ایک نام پیش کرتے ہیں۔

حضرت محی الدین ابن عربیؒ

ایسے عظیم الشان انسان کی رائے کے سامنے اس زمانے کے علماء کا فتویٰ جن کے متعلق خود علماء ہی کی رائے ہے۔ کہ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث علماءھم شر من تحت ادیم السماء یعنی ان کے علماء آسمان کے تلے جتنی مخلوق ہے سب سے بد تر ہیں کے مصداق کیا حیثیت رکھتا ہے۔ اور احراریوں کے لیڈر تو ویسے بھی اسلام اور مسلمانوں کے بدترین دشمن ثابت ہو چکے ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ تو اور بھی کسی کے کفر و اسلام کے متعلق رائے دینے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔ انہیں دوسروں کی بجائے پہلے اپنی فکر کرنی چاہیئے۔ اگر وہ اپنے متعلق کفر و ارتداد کے فتووں کو بھول گئے ہیں۔ تو ہم ان کو یاد کرا سکتے ہیں۔ اس لئے شیش محل میں بیٹھ کر دوسروں پر کلوخ اندازی کرنا بڑی نادانی کی بات ہے۔

باقی رہا یہ سوال کہ کوئی انسان اسلام کو اختیار کرکے اس کو چھوڑ سکتا ہے یا نہیں۔ تو عرض ہے کہ قرآن و حدیث سے کوئی ایسا حکم ثابت نہیں ہے۔ کہ جو ایک دفعہ مسلمان ہو جائے۔ پھر کسی دوسرے مذہب میں نہیں جا سکتا۔ یہاں سیاسی ملاؤں کی خود ساختہ منطق کا کام نہیں ہے۔ بلکہ صحیح نص کی ضرورت ہے جو تمام دنیا کے سیاسی ملا قیامت تک پیش نہیں کر سکتے۔

آیہ کریمہ وقاتلوھم حتیٰ لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ کا ہرگز وہ مطلب نہیں ہے۔ جو سیاسی ملاؤں نے تحریف معنوی کرکے خود گھڑ لیا ہے۔ اس کو سیاق و سباق میں رکھ کر معنی سمجھنے کی کوشش کیجئے گا۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ اس کے معنی اس کے بالکل الٹ ہیں۔ جو سیاسی ملا لیتے ہیں۔ جس فتنہ کا یہاں ذکر ہے۔ وہ کفار کا یہ فتنہ تھا۔ کہ وہ اسلام کو تلوار کے زور سے مٹانا چاہتے تھے۔ اور بزور لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکتے تھے۔ جو انسان کی آزادیٔ ضمیر کے منافی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی فتنہ کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ جب تک ان سے آزادیٔ ضمیر کا اصول نہ منوا لو۔ اور تلوار سے دین کو تبدیل کرنے سے روکنے کا فتنہ مٹ نہ جائے۔ اور جب تک وہ لڑتے رہیں۔ اور فتنہ بپا رکھیں۔ اس وقت تک کفار سے لڑتے رہو۔ یہاں تک کہ ایسا ماحول پیدا ہو جائے۔ کہ ہر انسان آزادی سے جو دین چاہے اختیار کرے۔ اللہ تعالیٰ جبر سے نہ کسی کو مسلمان بناتا ہے۔ اور نہ مسلمان رکھتا ہے بلکہ وہ چاہتا ہے۔ کہ جو بھی اسلام کو قبول کرے۔ یا اسلام کو قائم رکھے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ایسا کرے۔ کسی جبر یا دباؤ کی وجہ سے نہ کرے۔ اور نہ جبر سے کسی کو اسلام اختیار کرنے سے روکے۔

باقی رہی اسلامی حکومت تو اسلامی حکومت اور کافرانہ حکومت میں پہلا اور آخری فرق ہی یہ ہے۔ کہ کافرانہ حکومت آزادیٔ ضمیر پر پابندیاں عائد کرتی ہے۔ مگر اسلامی حکومت نہیں کرتی۔ اسلام نے رشد و غی کا امتیاز واضح کر دیا ہے۔ اس لئے لا اکراہ فی الدین۔ فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔ دین میں کوئی جبر نہیں۔ جو چاہے ایمان لائے۔ اور جو چاہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پُوچھو غافلو!

(از مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

مندرجہ ذیل مضمون مہتمم صاحب نشر و اشاعت انچارج دعوۃ و تبلیغ ربوہ نے بصورت ٹریکٹ شائع کیا ہے

انذار

چودھویں صدی کے ابتداء میں ایک مامور من اللہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے ہمیں مخاطب کر کے فرمایا تھا:۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۵۵۷ مطبوعہ ۱۸۸۴ء)

یہ حملے کس غرض و غایت کے پورا کرنے کیلئے ہوں گے؟

کلماتِ وحی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ان دنوں میں نازل ہوئے۔ جبکہ آپ گوشۂ تنہائی اور گمنامی میں تھے ان حملوں کی غرض و غایت کو بایں الفاظ واضح کرتے ہیں:۔

"بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا۔ رب الافواج اس طرف توجہ کریگا۔ اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے (یعنی خدا کے) مُنہ کی باتیں ہیں۔"

(براہین احمدیہ ص۵۲۲)

سبھی جانتے ہیں کہ قرآن مجید کی سورۃ زلزال میں ساری زمین کو زلزلوں سے لرزائے جانے کی پیشگوئی موجود ہے اور اس سورۃ میں یہ پیشگوئی بھی موجود ہے کہ اس دن زمین اپنی خبریں خود بیان کرے گی بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا اس لئے کہ تیرے رب۔ یعنے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے رب نے اسے وحی کی ہے۔

سو اسی خدا نے اپنے سچے نفس بندہ کو چُنا جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں سے ہی ایک غلام ہے۔ اُس سچی نفس عبد مختار نے اللہ تعالےٰ سے وحی پا کر جس طرح مندرجہ بالا واضح الفاظ میں ہمیں پہلے سے خبردار کیا تھا اسی طرح آج سچ مچ ساری زمین اس کی تصدیق میں وقفہ وقفہ کے بعد جگہ جگہ سے بذریعہ ریڈیو اپنی خبریں آپ دے رہی ہے

"دنیا کا پانچواں بڑا زلزلہ۔ آسام میں زلزلہ اور سیلاب کے باعث ۳۰ ہزار مربع میل علاقہ تباہ و برباد ہو گیا۔ ہزاروں مویشی سیلاب میں بہ گئے ہزاروں میل علاقوں میں فصلوں کی تباہی ہوئی۔ ۵۰ لاکھ انسان فاقہ کشی کے پنجہ میں۔ ہزاروں انسان موت کے گھاٹ اُترے۔"

(ملاحظہ ہو نوائے وقت مورخہ ۱۹/۸/۵۰ء زمیندار مورخہ ۲۶/۸/۵۰ء و "تیج" دہلی مورخہ ۲۷/۸/۵۰ء)

اور یہ خبر بھی زمین نے ہی دی:۔ "صرف مظفرپور میں گنڈھک، بارخنی اور نارائنی کے دریاؤں میں سیلاب آجانے کی وجہ سے تقریباً ڈیڑھ لاکھ بیگھہ زمین اور تین لاکھ سے زائد لوگوں پر اثر پڑا۔ بہت سے مکان گر چکے ہیں اور بہت سے زیر آب ہیں۔ رسل و رسائل کا سلسلہ بالکل منقطع ہے۔" (زمیندار مورخہ ۴/۹/۵۰ء)

اور یہ خبر بھی دی ہے کہ۔ "امرتسر۔ گورداسپور اور جالندھر وغیرہ میں سیلابوں سے خوفناک تباہی۔ بہار۔ اڑیسہ میں لاکھوں انسان نیم فاقہ کشی میں" (پاکستان ٹائمز مورخہ ۱۳/۹/۵۰ء۔ پیغام صلح ۱۳/۹/۵۰ء)

اور یہ بھی خبر دی ہے کہ:۔ جاپان میں خوفناک طوفان۔ ایک لاکھ ۷۰ ہزار مکانات نذر سیلاب۔ سات سو جہازوں کی تباہی۔" (نوائے وقت مورخہ ۴/۹/۵۰ء)

اور اسی ہفتہ یہ تازہ خبر بھی دی گئی ہے کہ:۔

"دریائے راوی کا خوفناک سیلاب:۔ لاہور شہر کے ۱۸ محلے سیلاب کی لپیٹ میں۔ دریائے راوی کے نواحی دیہات زیر آب۔ ہزاروں انسان بے خانماں۔ دریائے ستلج کی طغیانی سے قصور کا علاقہ زیر آب۔ چناب کا علاقہ بھی طغیانی سے زیر آب۔ ہزاروں انسان بے خانماں۔"

(ملاحظہ ہو نوائے وقت۔ زمیندار۔ غریب لائلپور و الفضل مورخہ ۸/۹/۵۰ء)

اسی طرح گذشتہ سال ۱۴ جولائی کو "پاکستان ٹائمز" نے سیلاب اور طوفان کی تباہیوں کے متعلق ریڈیو کی ہلاکت خیز خبر چین کے متعلق شائع کی تھی اور لکھا تھا کہ:۔

"۲۰ لاکھ انسان بے خانماں۔ ۲۰ ہزار ہلاک۔ نوّے فیصدی چاول کے کھیت تباہ و برباد۔"

ایسا ہی اگر دوسری جنگ عظیم کے بعد اسی قسم کی تباہیوں کا ایک نظر جائزہ لیا جائے تو دنیا کے ہر حصہ میں زلزلوں، سیلابوں، طوفانوں اور جنگوں سے موتا موتی اور ہلاکت آفرینی کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ نظر آئے گا۔ اور جیسا کہ سورۃ زلزال میں فرمایا گیا ہے وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا۔ انسان حیرت زدہ ہو کر کہے گا کہ زمین کو کیا ہو گیا؟ ہونا کیا تھا۔ وہی یوم محاسبہ قائم کیا گیا ہے۔ جس کی خبر سورۃ زلزال میں دی گئی تھی اور انسانوں کو ان کی شرارتوں اور بداعمالیوں پر انہیں پے در پے حملوں سے جھنجھوڑا جا رہا ہے۔ اور حالت یہ ہے کہ لوگوں میں یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ بداعمالیوں کی وجہ سے ابھی کچھ اور ہونے والا ہے۔ نذیر ربانی نے کیا سچ فرمایا تھا۔

سونے والو جلد جاگو! یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحیٔ حق نے اس سے دل بے تاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
ہے سر راہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولےٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اِک حضرتِ توّاب ہے

اور فرمایا:۔

"دیکھو آج میں نے بتا دیا۔ زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کریگا۔ وہ پکڑا جائے گا۔ خدا فرماتا ہے قریب ہے کہ میرا قہر زمین پر اُترے۔ کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی ہے پس اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ آخری وقت قریب ہے جس کی پہلے نبیوں نے خبر دی تھی مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے کہ یہ سب باتیں اس کی طرف سے ہیں میری طرف سے نہیں ہیں کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جاتیں کاش میں ان کی نظر میں کاذب نہ ٹھہرتا تا دنیا ہلاکت سے بچ جاتی یہ میری تحریر معمولی تحریر نہیں دلی ہمدردی سے بھرے ہوئے نعرے ہیں۔ اگر اپنے اندر تبدیلی کرو گے اور ہر ایک بدی سے اپنے تئیں بچاؤ گے تو بچ جاؤ گے۔ کیونکہ خدا حلیم ہے جیسا کہ وہ قہار بھی ہے اور تم میں سے اگر ایک حصہ بھی اصلاح پائے گا تب بھی رحم کیا جائے گا۔ ورنہ وہ دن آتا ہے کہ انسانوں کو دیوانہ کر دے گا۔ نادان بدقسمت کہے گا کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں۔ ہائے وہ کیوں اس قدر سوتا ہے۔ آفتاب تو نکلنے کو ہے۔"

(اشتہار الانذار)

اور فرمایا:۔ "یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں سے سخت قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی اور اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اُس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلاء سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے بھی زیادہ مصیبت کا مُنہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیاء تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا جس کے کان سننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا ہے وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

(حقیقۃ الوحی ص۲۵۶، ۲۵۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور فرمایا تھا:-

"میں ایک خوفناک تجلّی کروں گا اور ایک خوفناک نشان دکھاؤں گا اور لاکھوں کو زمین سے مٹا دوں گا۔ کئی نشان ظاہر ہوں گے۔ کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران ہو جائیں گے۔ وہ دنیا کو چھوڑ جائیں گے۔ ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا۔ وہ قیامت کے دن ہوں گے۔ میری فتح۔ اِنّی مَعَ الافواج اٰتیک بغتۃً" (تتمہ حقیقۃ الوحی صـ۹۳ - الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۷ صـ۷ - بدر جلد ۶ نمبر ۲۰ صـ۷ و الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۸ و بدر جلد ۶ نمبر ۳۲ صـ۷)

اور فرمایا تھا کہ:-

"چمک دکھلاؤں گا اس نشاں کی پنج بار"

پہلی بار کی چمک کے متعلق یہ نشان مقرر کیا گیا تھا کہ

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار"

اور دوسری چمک کے متعلق یہ نشان دیا گیا تھا کہ آسمان سے فوجیں اتریں گی اور زہر نازل ہوگا

اور فرمایا تھا:-

ایک ہی گردش سے گھر ہو جائیں گے مٹی کا ڈھیر
جس قدر جانیں تلف ہونگی نہیں ان کا شمار
اب تو نرمی کے گئے دن اب خدا کے خشگیں
کام وہ دکھلائے گا جیسے ہتھوڑے سے لوہار
تم سے غائب ہے مگر میں دیکھتا ہوں ہر گھڑی
پھرتا ہے آنکھوں کے آگے وہ زماں وہ روزگار

اور فرمایا "لیکن راستباز اس سے امن میں ہیں۔ سو راستباز بنو اور تقویٰ اختیار کرو تا بچ جاؤ آج خدا سے ڈرو تا اس دن کے ڈر سے امن میں رہو۔ ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے۔ لیکن خدا سے ڈرنے والے بچائے جائیں گے۔ خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے اور کئی آفتیں زمین پر اتریں گی۔ کچھ تو میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا۔ کچھ میرے ہاتھ سے کچھ میرے بعد......" (الوصیت صـ۷ و صـ۵ مطبوعہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء)

اور حضور فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے مجھے صرف یہی خبر نہیں دی کہ پنجاب میں زلزلے وغیرہ آفات آئیں گی۔ کیونکہ میں صرف پنجاب کیلئے مبعوث نہیں ہوا بلکہ جہانتک دنیا کی آبادی ہے ان سب کی اصلاح کیلئے مامور ہوا ہوں۔ پس میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ آفتیں اور زلزلے صرف پنجاب سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ تمام دنیا ان آفات سے حصہ لے گی۔ اور جیسا کہ امریکہ وغیرہ کے بہت حصے تباہ ہو چکے ہیں یہی گھڑی کسی دن یورپ کیلئے درپیش ہے اور پھر یہ ہولناک دن پنجاب اور ہندوستان اور ہر ایک حصہ ایشیا کے لئے مقدر ہے۔ جو شخص زندہ رہے گا وہ دیکھ لے گا۔" (حقیقۃ الوحی حاشیہ صـ۱۹۲ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

اور پھر فرمایا:-

وحیٔ حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بے خطا
کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی و بُردبار
ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہ ناشناس
اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار

آج اس مامور ربّانی کو جس کا دل ہمدردیٔ بنی نوع انسان کے لئے گداز تھا۔ جس نے دنیا کی بھلائی کیلئے آنسو بہائے اور خدا تعالیٰ کے حضور چلایا اور گڑگڑایا۔ اس نذیر ربّانی کو فحش گالیاں دی جا رہی ہیں۔ اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں تیسری ہیبت ناک تجلّی کا وقت قریب نہ ہو .... ہاں اسی نذیر ربانی کی تڑپ کا جلوہ لوگوں نے اپنی آنکھوں سے جلد دیکھ لیا۔ حضور فرماتے ہیں:-

"توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور مُردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

(سید زین العابدین ولی اللہ شاہ)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود)

جرمنی میں احمدی مجاہدین کے ذریعہ اسلام کی روز افزوں ترقی

ایک نوجوان کا قبول اسلام۔ عید الفطر کی تقریب۔ تبلیغی تقاریر

رپورٹ کارگذاری ہمبرگ (جرمنی) مشن ماہ جولائی و اگست ۱۹۵۰ء

(از مکرم چودھری عبد اللطیف واقف زندگی انچارج ہمبرگ مشن)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور دی ہوئی توفیق کے مطابق عرصہ زیر رپورٹ میں تبلیغ اسلام کا کام خوش اسلوبی سے جاری رہا۔ لوگوں تک پیغام حق مختلف ذرائع سے پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ ذیل میں دعا کی درخواست کے ساتھ مختصر طور پر رپورٹ کارگذاری احباب کی خدمت میں پیش ہے

ہنوور میں تقریر

۳ جولائی کو خاکسار نے جرمنی کے ایک مشہور شہر ہنوور جو ہمبرگ سے تقریباً چار گھنٹے کا بذریعہ ریل سفر ہے جا کر ڈچ پریس سنٹر کے زیر اہتمام تقریر کی اسلامی میں اسلامی تعلیمات کی فلاسفی کو بیان کیا اور اسلام کا عیسائیت سے مقابلہ کرتے ہوئے اسلام کی فوقیت کو ثابت کیا۔ اس بات پر زور دیا کہ آج دنیا کی نجات اسلام کو قبول کرنے میں ہے۔ کیونکہ اسلام ایک انسان کی تمام امور میں بہترین رہنمائی کرتا ہے اور اسلام صلح امن اور رواداری کا مذہب ہے اور تمام صداقتوں کا سرچشمہ ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور احمدیت کی باوجود نامساعد حالات کے حیرت انگیز اور معجزنما ترقیات کو اسلام کے زندہ اور عالمگیر مذہب ہونے کے ثبوت میں پیش کیا۔ تقریر کے بعد سوالات کے جواب دئیے۔ بحث کے دوران میں حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحیح پوزیشن کو واضح کرنے کا موقعہ ملا اور مسئلہ تثلیث کے بودا پن کو انجیل کے حوالہ جات سے ثابت کیا۔ اسی طرح حضرت مسیح کی صلیبی موت کے متعلق دیر تک دلچسپ بحث ہوئی۔ آخر میں حاضرین میں اپنا لٹریچر تقسیم کیا۔

تقریب عید الفطر

عید الفطر کی تقریب ۱۷ جولائی کو مشن ہاؤس میں منائی گئی۔ احباب جماعت کے علاوہ بعض غیر مسلم زیر تبلیغ احباب بھی شامل ہوئے۔ ۱۰ بجے عید کی نماز خاکسار نے پڑھائی۔ اور اپنے خطبہ میں عید کی غرض و غایت کو بیان کیا اور دنیا کی موجودہ مشکلات کو پیش کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ان مشکلات کا صحیح حل صرف اسلام پیش کرتا ہے۔ بالخصوص کمیونزم کی خرابیوں پر بحث کی اور اس کے بالمقابل اسلامی تعلیمات کو بیان کیا۔ آخر میں حاضرین کو بتایا کہ خدائی تقدیر پوری ہو کر رہے گی اور اسلام کا آفتاب عالم میں پھیلنا خدائی وعدوں کے مطابق ضروری ہے اور اسلام دنیا کا آئندہ مذہب ہوگا۔ جرمن نیوز ایجنسی کے دو نمائندے بھی شامل ہوئے اور انہوں نے متعدد فوٹو لئے جن میں سے ایک فوٹو جس میں خاکسار عید کا خطبہ دے رہا ہے پریس کو بھیجا گیا اور ۱۸ جولائی کو ہمبرگ کے ایک مشہور اخبار Hamburger Abendblatt .... ایک مختصر نوٹ کے ساتھ شائع کئے۔

ایک چرچ سوسائٹی میں تقریر

۱۷ اگست کو خاکسار نے ہمبرگ کی ایک مشہور چرچ سوسائٹی کی دعوت پر اسلام کے متعلق تقریر کی تقریر میں اسلامی تعلیمات کی فلاسفی اور خصوصیات کو پیش کیا بالخصوص اسلام کے اقتصادی نظام کو کھول کر بیان کیا۔ عورت کی پوزیشن کے متعلق بائیبل اور قرآن کریم کی تعلیمات کا موازنہ کیا۔ اسی طرح مسئلہ طلاق کے متعلق اسلامی تعلیمات کی برتری کو ثابت کیا۔ اور پھر اخلاق کے متعلق اسلام اور عیسائیت کی تعلیمات کا موازنہ کرتے ہوئے ثابت کیا کہ آج صرف اور صرف اسلامی تعلیمات کو ہی کامیاب طور پر اختیار کیا جا سکتا ہے۔ تقریر کے بعد ایک گھنٹہ تک سوالات کے جواب دئیے۔ نومبر میں انشاء اللہ پھر اس مجلس میں تیسری تقریر ہوگی۔

ہفتہ وار اجلاس اور تربیت احباب

عرصہ زیر رپورٹ میں ہمارے ہفتہ وار اجلاس بھی جاری رہے جن میں احباب جماعت شامل ہوتے رہے احباب سے ضروری امور کے متعلق مشورے اور تربیتی امور کے متعلق ان اجلاس میں گفتگو کے مواقع ملتے رہے۔ علاوہ ازیں خاکسار احباب سے انفرادی ملاقاتیں بھی کرتا رہا۔ چنانچہ برادرم عبد الرحیم صاحب کے ہاں ہر ہفتہ جاتا رہا اور ان کی تربیت میں کوشاں رہا۔ برادرم محمد امین صاحب کے ہاں بھی تین دفعہ جانے کا موقع ملا اور ایک دفعہ وہ بھی ملنے کے لئے آئے۔ برادرم عبد الرحیم صاحب ڈنکر سے ملاقات کے مواقع بھی ملتے رہے۔ برادرم احمد محمود صاحب آجکل ہمبرگ میں مقیم ہیں مشن کے کاموں میں ہمیشہ دلچسپی لیتے ہیں ان سے بھی ملاقات کے مواقع ملتے رہے۔ اور وہ ہفتہ وار اجلاس میں بھی شامل ہوتے رہے۔

تبلیغی ملاقاتیں

تبلیغی ملاقاتوں کا سلسلہ بھی بفضلہ تعالیٰ جاری رہا۔ ایک دوست سے عرصہ زیر رپورٹ میں متعدد ملاقاتیں ہوئیں یہ دوست ہمارا لٹریچر بھی مطالعہ کر رہے ہیں۔ ہمارے احمدی دوست برادر عبد الکریم صاحب ڈنکر کی (۵) اہلیہ محترمہ بھی خاص طور پر زیر تبلیغ ہیں۔ ان کے ہاں دو دفعہ گیا اور دیر تک گفتگو کے مواقع ملے۔ ایک اور دوست سے جو کہ وکیل ہیں دو دفعہ ملاقات کی اور پیغام حق پہنچایا۔ ایک اور نوجوان دوست سے دو دفعہ ملاقات کی۔ جرمن نیوز ایجنسی کی نمائندہ دو دفعہ ملنے آئیں وہ اپنے یورپین مشنز کی دوسری کانفرنس کے متعلق بیان دیا جو انشاء اللہ جرمنی کے اخبارات کو بھجوایا جائے گا۔ ایک اور خاتون سے دیر تک تبلیغی گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ اسے لٹریچر بھی مطالعہ کیلئے دیا گیا۔ اسی طرح ایک عورت کو تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ برادرم عبد الرحیم صاحب کی اہلیہ محترمہ بھی خاص طور پر زیر تبلیغ ہیں۔ ہر ہفتہ ان سے گفتگو کرنے کے مواقع ملتے رہے۔ اپنا ماہوار رسالہ الاسلام ڈیڑھ صد احباب کی خدمت میں بذریعہ ڈاک بھجوایا۔

ایک نئی بیعت

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۸ جولائی کو ایک نوجوان دوست Dulz بیعت فارم پر کر کے حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ یہ دوست دیر سے زیر تبلیغ تھے۔ میری ایک تقریر میں شامل ہوئے لٹریچر بھی انہیں مطالعہ کیلئے دیا۔ آخر عید کے دوسرے روز تشریف لائے اور بیعت کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا۔ ان کا اسلامی نام بشیر احمد خاکسار نے تجویز کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے اور یہ بیعت بہتوں کی ہدایت کا موجب ہو۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ تمام دنیا میں تبلیغ اسلام

"وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" ؛ "قومیں اس سے برکت پائینگی" (الہام حضرت مسیح موعود)

(از مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج سیرالیون مغربی افریقہ حال لاہور)

ہمارے پیارے امام اور مصلح موعود سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود کی زندگی اور آپ کے جملہ کاموں اور کارناموں پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے بامر اظہر من الشمس ہوجاتا ہے کہ آپ کا وجود مبارک یقیناً اللہ تعالیٰ اور اسلام کی صداقت کا زندہ نشان ہے اور جس طرح حضرت افضل الانبیاء سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فرمانِ مبارک "انا دعوۃ ابی ابراھیم" کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا "ربنا وابعث فیھم رسولاً الخ" کی قبولیت کے نتیجے میں اس کرہ ارضی کے کل ساکنین کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے اسی سنت ابراہیمی کی اتباع میں جب اسلام کے ابتدائی غلبے کے بعد پھر دنیا پر ایک زمانہ ایسا آگیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اپنی روحانی اور مادی شوکت اپنی بعض غفلتوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے کھو بیٹھی تو اس زمانہ کے ابراہیمی صفت رسول، و مسیح موعودؑ کے دل میں ایک جوش اور درد اٹھا اور اس نے نہایت انکساری سے پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے میرے خدا تو اپنے مقدس دین اور شریعت کی حقانیت کے ثبوت کے لئے اور اپنے محبوب ترین رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی روحانی برتری دنیا پر ثابت کرنے کے لئے مجھے ایک ایسا زندہ معجزہ اور عظیم الشان نشان عطا کر کہ باطل کو اسکے مقابلے کی جرأت نہ رہے اور وہ ایک مردہ ہوکر رہ جائے اور دنیا کی تمام قومیں ایکدفعہ پھر نئے سرے سے اسلام کے نور و برکت سے اپنی جھولیاں بھر لیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے ابراہیمؑ کی اس دعا کو شرف قبولیت بخشا اور اس کے نتیجے میں اس نے دنیا کو حضور کی نسل میں سے ایک موعود خلیفہ اور مصلح موعود کی آمد کی بشارت دی جو ہم میں موجود ہے اور جس کے کارہائے نمایاں ہم اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کر رہے ہیں۔

پس حضرت سیدنا محمود مصلح موعود خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق بھی اوپر بیان شدہ تفصیل کے پیشِ نظر کہنا بجا ہے کہ ھو دعوۃ ابیہ المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یعنی حضور بھی اپنے باپ سیدنا و مولانا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہوشیارپور میں متواتر چلہ کشی عبادتوں اور دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخالفوں پر اتمام حجت اور اسلام کی سچائی کے ظہور کی خاطر ایک بے نظیر معجزے اور زندہ نشان کے طور پر دنیا میں پیدا کئے گئے ہیں تاکہ اسلام کے اس زبردست پہلوان اور موعود مصلح کی انتھک کوششوں اور تبلیغی کارناموں کے ذریعہ بغیر سیف و سنان کے استعمال کے ایک دفعہ پھر امت محمدیہ کو ایسی فتح اور کامیابی حاصل ہو کہ ہر قوم حلقہ بگوش اسلام ہو جائے پس یہ ہے مصلح موعود کی آمد کا اصل مقصد جو اب پورا ہوتا نظر آ رہا ہے

اللہ تعالیٰ نے جن الفاظ میں مصلح موعود کی پیشگوئی فرمائی ہے ان میں اس کی ایک یہ علامت بھی بتائی ہے کہ "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" اور "قومیں اس سے برکت پائیں گی"۔ حضرت سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود میں جہاں اور سب علامات اور نشانیاں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر پوری کر دکھائی ہیں۔ وہاں یہ اوپر مذکور شدہ علامات بھی ایسے بیّن طور پر پوری ہوچکی اور پوری ہو رہی ہیں کہ نہ صرف کسی کے لئے انکار یا شک کی کوئی گنجائش نہیں رہتی بلکہ اس امر کا جتنا بھی غور سے مطالعہ کیا جائے اتنا ہی زیادہ وہ انسان کے ایمان کی مضبوطی اور زیادتی کا موجب ہوتا ہے اس عظیم الشان پیشگوئی کے یہ الفاظ حضرت سیدنا محمود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ کس طرح پورے ہوئے اور کس طرح اور کہاں کہاں حضور نے شہرت حاصل کی۔ اور کس طرح قومیں حضور کے ذریعہ اسلام کی برکت حاصل کر رہی ہیں۔ قارئین کرام حضور کے اپنے ہی مبارک الفاظ جو حضور نے آج سے پانچ سال قبل فرمائے میں پڑھ کر محظوظ ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"یہ بات صاف ہے کہ جو شخص کسی کا نائب ہونے کی حیثیت سے کھڑا کیا جائے گا۔ جب وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا تو جو اس کا آقا اور مطاع ہے اس کا نام بھی دنیا کے کناروں تک ضرور پہنچے گا۔ پس جب خدا تعالیٰ نے یہ کہا کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ تو اس کے معنے یہ تھے کہ اس کے ذریعہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام بھی دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اب دیکھ لو یہ پیشگوئی واضح ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بیرونی ممالک میں سے صرف افغانستان ہی ایک ایسا ملک تھا۔ جہاں کسی اہمیت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہنچا تھا اور ان ممالک میں صرف اڑتی ہوئی خبریں پہنچی تھیں اور وہ بھی یا تو مخالفوں کی پھیلائی ہوئی تھیں اور یا ایسا ہوا کہ کسی شخص کے پاس سلسلہ کی کوئی کتاب پہنچی اور اس نے آگے کسی کو دکھا دی۔ باقاعدہ جماعت کسی ملک میں قائم نہیں تھی حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں خواجہ کمال الدین صاحب انگلستان گئے۔ مگر وہاں انہوں نے احمدیت کا ذکر سم قاتل قرار دیدیا۔ اس وجہ سے انگلستان میں جو مشن قائم ہوا اس کے ذریعہ احمدیت کا نام نہیں پھیلا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام نہیں پھیلا اگر پھیلا تو خواجہ صاحب کا نام پھیلا"

"اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ میں سلسلہ احمدیہ کی باگ دی تو میرے زمانہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے سماٹرا میں احمدیت پھیلی جاوا میں احمدیت پھیلی سٹریٹ سیٹلمنٹس میں احمدیت پھیلی چین میں احمدیت پھیلی ماریشس میں احمدیت پھیلی افریقہ کے چاروں کناروں تک احمدیت پہنچی اور پھیلی مصر میں احمدیت پھیلی شام میں احمدیت پھیلی فلسطین میں احمدیت پھیلی ایران میں احمدیت پہنچی اور پھیلی عراق میں احمدیت پہنچی۔ یورپ کے کئی ممالک میں احمدیت پہنچی چنانچہ اٹلی میں احمدیت پہنچی۔ سپین میں احمدیت پہنچی ہنگری میں احمدیت پہنچی جرمنی میں احمدیت پہنچی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتوں کے لحاظ سے انگلستان اور امریکہ میں بڑی بڑی جماعتیں قائم ہوگئیں۔ اب ساؤتھ امریکہ میں بھی آہستہ آہستہ احمدیت پھیل رہی ہے۔ گویا دنیا کے چاروں کناروں تک میرے زمانہ میں ہی احمدیت کا نام پہنچا اور مختلف مقامات پر جماعتیں قائم ہوئیں۔ ان میں سے بعض جماعتیں بہت ہی اہم ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ان جماعتوں کے افراد ہزاروں کی تعداد میں ہیں چنانچہ سماٹرا اور جاوا میں ہمارے جو مشن قائم ہیں ان کے ماتحت خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں احمدی ہیں"

"اس کے بعد افریقہ کی جماعتیں ہیں ان میں سے بھی ایک ایک جماعت میں ہزاروں افراد پائے جاتے ہیں اور یہ اپنے اخراجات آپ برداشت کرتی ہیں۔ سیرالیون کی جماعت بالکل نئی ہے مگر پھر بھی اس جماعت نے وہاں مدرسے قائم کر لئے ہیں۔ اور بہت سے مبلغ رکھے ہیں اور ان تمام کے اخراجات کو وہاں کے افراد خود برداشت کرتے ہیں"۔

"لیگوس میں بھی احمدیہ مدارس قائم ہیں اور جماعتیں اردگرد کے علاقوں میں کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ ساری جماعتیں ایسی ہیں جن میں سے ایک فرد بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں احمدی نہیں تھا جن میں سے ایک فرد بھی حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے زمانے میں احمدی نہیں تھا۔ جن میں سے ایک فرد بھی حضور کے نام سے آشنا نہ تھا۔ جن میں سے ہزاروں ایسے تھے کہ گو وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے آشنا تھے۔ مگر درحقیقت آپ کے دشمن اور عیسائی مذہب کے پیرو تھے یا بت پرست تھے"

"پس میرے ذریعے دنیا کے کناروں تک احمدیت پھیلی اور مجھے احمدیت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دنیا کے کناروں تک شہرت دی"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ فروری ۱۹۴۵ء)

اللہ تعالیٰ اس عظیم الشان جلیل القدر اور اولوالعزم مصلح اور خلیفہ کے ذریعہ جلد دنیا میں اسلام کو کامیابی اور غلبہ عطا فرمائے آپ کو صحت کاملہ اور عمرِ دراز عطا فرمائے اور ہم سب کو اس مقدس وجود کی پوری پوری اطاعت کرنے اور آپ کی روحانی برکات و فیوض اور علم سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔

بھتولی کہاں ہے؟

بھتولی سے صالحہ خاتون کے خطوط آتے ہیں۔ مگر ہمارے جواب اس کو نہیں پہنچتے کسی صاحب کو معلوم ہو کہ بھتولی کا ڈاکخانہ ضلع اور صوبہ کیا ہے تو مہربانی کر کے ہمیں اطلاع دیں (مفتی محمد صادق ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کریما صدم کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج جو تحریک جدید کے جہاد کبیر میں پہلے دن سے حصہ لیتی آرہی ہے جس کے جانباز اور بہادر سپاہی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اُنیس ۱۹ سال تک قربانی کرتے چلے جائیں گے یہی دفتر اول ہے جس کا اب سولہواں سال جارہا ہے۔ بلکہ سولہویں سال کی میعاد ختم ہونے میں اب آخری سہ ماہی گذر رہی ہے انہیں اس چٹھی کے ذریعہ یاد دلایا جاتا ہے کہ باوجودیکہ سولہویں سال کا گیارھواں مہینہ آگیا ہے لیکن آپ کا وعدہ ابھی واجب الادا ہے۔

آپ فرمائیں گے کہ ہم بہت مالی مشکلات میں ہیں دفتر والوں کو کیا علم کہ ہم کن مشکلات سے گذر رہے ہیں اس کے جواب میں دفتر کی طرف سے حضور کا یہ ارشاد پیش ہے کہ آپ اپنے عذروں کو دیکھیں۔ اور پھر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد آپ نے اپنے خدائے پاک کے ساتھ باندھا ہے۔ اس کا اور اپنی مجبوری کا مقابلہ کریں۔ آپ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد ہر وقت دل میں مستحضر رکھکر دیکھیں فرمایا۔

”مت خیال کرو کہ تم اپنے عذروں کے ذریعے خدا تعالیٰ کو خوش کر سکتے ہو۔ مت سمجھو کہ تم اپنے عذروں کے ذریعہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اپنی گردن اونچی کر سکتے ہو۔ مت سمجھو کہ تم اپنے عذروں کے ذریعہ اپنی اولادوں اور آئندہ نسلوں میں دین کی محبت پیدا کر سکتے ہو۔ اگر تمہارے اندر قربانی کا مادہ نہیں جو اس زمانہ میں ضروری ہے۔ اگر تمہارے اندر مالی اور جانی قربانی کا مادہ نہیں جس کی اس زمانہ میں ضرورت ہے تو تم نہ خدا کو منہ دکھانے کے قابل سمجھے جا سکتے ہو۔ اور نہ آئندہ آنے والی نسلوں میں عزت کے ساتھ یاد رکھے جانے کے مستحق ہو سکتے ہو۔

پس یاد رکھو۔ خدا کی راہ میں قربانیاں کرنے والوں کے نام ہی ہمیشہ زندہ رہیں گے اس لئے آگے بڑھو اور اپنے مالوں کا وہ حصہ جو خدا کی راہ میں دینے کا عہد اپنی مرضی اور اپنی خوشی سے اپنے امام کے ہاتھ پر کیا ہے۔ اُس کے قدموں میں لاکر پیش کر دیں۔

جو لوگ اس راستہ میں مشکلات کی پرواہ نہیں کریں گے۔ اور مصیبتوں پر ثابت قدم رہیں گے وہی لوگ ہیں جو اپنے عمل سے اس بات کو ثابت کر دینگے کہ وہ آئندہ نسلوں میں عزت کے ساتھ یاد کئے جانے کے مستحق ہیں مجبوریاں سب کے لئے ہوتی ہیں اگر ایک شخص پیچھے ہٹے اور دوسرا انہی حالات میں سے گذرتے ہوئے ثابت کر دے کہ اُس نے قدم پیچھے نہیں ہٹایا تو یہ اس بات کا ثبوت ہو گا۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے کہا تھا کہ ہم مشکلات کی وجہ سے مجبور ہیں انہوں نے غلط کہا تھا کیونکہ انہی حالات میں سے گذرتے ہوئے دوسروں نے قربانی کی اور وہ کامیاب ہو گئے“

پس آپ کو اگر مشکلات اور مجبوریاں ہیں تو اُن کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے عہد کو پورا کرنے کا عزم بالجزم کریں اور جہاں تک جلد ممکن ہو۔ اس سال کا آخری دن آنے سے قبل اپنا وعدہ پورا کریں۔

اے خدا تو ان کی مدد کر۔ جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں۔ آمین۔ والسلام

خاکسار:۔ برکت علی خان وکیل المال تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ

نوٹ۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یکمشت ادائیگی محال ہے۔ تو آپ ایک قسط اس ماہ میں

چوہدری ولیداد صاحب آف کھاریاں

والد بزرگوار چوہدری ولیداد صاحب احمدی عرائض نویس دو چار یوم بیمار رہ کر بروز ہفتہ ۲ ستمبر ۱۹۵۰ء کو اپنے خالق حقیقی کو جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

آپ نے مکرم و محترم اُستاد حضرت مولوی فضل الدین صاحب مرحوم کے ارشاد پر غالباً ۹۳-۱۸۹۲ء میں خط کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی اور ۱۹۰۰ء میں قادیان آکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی۔ بیعت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تبلیغ کیا کرو۔ چنانچہ کھاریاں کی پبلک اس بات سے خوب آگاہ ہے۔ کہ والد صاحب مرحوم و مغفور۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد پر آخری وقت تک پابند رہے۔ اور نہایت جوش سے فریضہ تبلیغ کو ادا کیا۔ اس جوش ارادت کو دیکھ کر حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی رضی اللہ عنہ نے ایک دن حضرت مولوی فضل الدین صاحب رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کہ مولوی صاحب اگر ولیداد جیسا ایک اور سپاہی آپ کو مل جائے۔ تو کسی دوسرے مبلغ کی اس علاقہ میں ضرورت نہ ہو گی۔ ابتدائی زمانہ میں نہایت ہی مردانہ وار مشکلات کا مقابلہ کیا۔ غیر احمدی علماء عموماً کھاریاں میں مولوی فضل الدین صاحب مرحوم کے ساتھ بحث کی خاطر آیا کرتے رہتے تھے۔ تو والد مرحوم و مغفور بھی مولوی صاحب کا ساتھ دیا کرتے تھے۔ والد صاحب مرحوم نے دینی تعلیم حضرت مولوی فضل دین صاحب سے حاصل کی ایک دن مجھے کہا۔ کہ میں جب حدیث مولوی صاحب سے پڑھا کرتا تھا۔ تو جب پڑھتے پڑھتے اس حدیث پر آیا۔ جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر ہزار بار درود پڑھتا ہے اس پر دوزخ حرام ہو جاتی ہے تو میں نے اُس دن سے ہزار بار درود شریف پڑھنا شروع کر دیا۔ اور آج تک اس ورد پر قائم ہوں ہمیشہ جماعت احمدیہ کھاریاں کے افراد کو درود شریف پڑھنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ بالکل تکبر اور غرور نہیں تھا۔ ایک دن بستہ ہاتھ میں لئے جا رہے تھے۔ اور قرآن شریف پڑھتے جا رہے تھے۔ ڈاکٹر محمد دین صاحب کے مکان کے قریب بازار میں سجدہ کر دیا۔ اور لوگ ادھر ادھر بازار میں سے گذر رہے تھے پوچھا تو کہا کہ پڑھتے پڑھتے سجدہ آگیا۔ تو میں نے کر دیا۔

چونکہ والد مرحوم تحصیل کھاریاں میں عرائض نویس کا کام کرتے تھے۔ اس لئے جب بھی کوئی تحصیلدار یا ضلع کا ڈپٹی کمشنر آیا۔ تو والد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچا دیا۔ سردار محمد اعظم خان صاحب تحصیلدار تو آپ کو بلا کر کچہری میں بھی کہا کرتا تھا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے فلاں الہام یا فلاں پیشگوئی کی نسبت اظہار کریں تو والد صاحب نہایت ہی اعلیٰ پیرایہ میں اُن کی تسلی کر دیتے تھے۔ ایک دفعہ لال حسین اختر کو کھاریاں کے لوگوں نے بلایا۔ اور جلسہ ملک احمد خان صاحب تحصیلدار کی صدارت میں احمدیوں کے گھروں کے قریب ہی کرایا دوران اعتراض میں لال حسین اختر نے کہا کہ اے لوگو مرزا صاحب نے کہا ہے کہ ”زندہ شد ہر نبی با آمدنم“ یعنی میرے آنے سے تمام نبی زندہ ہو گئے ہیں۔ کیا کسی شخص نے کسی نبی کو دیکھا ہے (نعوذ باللہ) مرزا صاحب نے جھوٹ کہا ہے۔ والد مرحوم نزدیک کے ایک مکان پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے اُس وقت مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں اس کا جواب اس وقت دیتا ہوں سب لوگ چپ ہو گئے۔ تو والد مرحوم و مغفور نے کہا کہ حدیث میں آتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ من احیا سنتی فقد احیانی۔ یعنی جس نے میری سنت کو زندہ کیا۔ اس نے مجھے زندہ کیا۔ حضرت مرزا صاحبؑ نے نبی کریم صلعم کی سنت کو تازہ اور زندہ کیا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہو گئے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہو گئے تو تمام نبی زندہ ہو گئے۔ اب کیا اعتراض باقی رہا۔ تو لال حسین اختر سے کوئی مقبول جواب نہ بن پڑا۔

- - - - - - - - - - - - - - - - - - -

میں ہر اُس صاحب سے جو اس مضمون کو پڑھے التماس کرتا ہوں کہ وہ میرے والد صاحب مرحوم کے واسطے دعائے مغفرت کرے کہ خدا تعالیٰ اُن کو جنت کے اعلیٰ مقام پر جگہ دے۔ آمین

فضل الٰہی سیکرٹری کمیٹی کھاریاں ضلع گجرات،

موصی صاحبان متوجہ ہوں

۱۔ موصی صاحبان سے گذارش ہے کہ دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا وصیت نمبر ضرور لکھا کریں۔ اگر انہیں نمبر وصیت یاد نہ ہو۔ تو سابقہ سکونت وغیرہ تحریر کر دیا کریں ایسا نہ ہونے کی صورت میں اگر موصیوں کو جواب نہ ملا تو دفتر ذمہ وار نہ ہو گا۔ (۲) مندرجہ ذیل موصی صاحبان کے موجودہ پتوں کا علم نہیں ہے۔ انکی سابقہ سکونت اور وصیت نمبر ساتھ لکھا ہوا ہے۔ اگر موصی خود پڑھیں یا کسی اور کو ان کے پتوں کا علم ہو تو مطلع فرمائیں۔ از حد مہربانی ہو گی۔

۵۹ ۶ ۴ ۔ میاں غلام محمد صاحب ولد حافظ فقیر محمد صاحب فیروزپور

۳ ۷ ۶ ۴ ۔ ملک عطاء اللہ خان صاحب ولد ملک خدا بخش صاحب لاہور ۔ ۳۰ ۷ ۴ ۔ میاں عبد الغنی صاحب ولد مستری محمد الدین صاحب دار الرحمت قادیان

۱۰ ۷ ۴ ۔ ممتاز بیگم صاحبہ زوجہ سید انعام اللہ شاہ صاحب قادیان

نومبر میں اگر کچھ پھر بھی بقایا رہ جائے۔ تو اسے دسمبر کے پہلے ہفتہ میں پانچویں قسط دیکر پورا کر دیں۔

۴۷۲۲ ماسٹر فضل الٰہ صاحب ٹیچر قادیان
۴۷۲۵ میاں سبحان علی صاحب ولد رحیم بخش صاحب دار السعۃ قادیان
۴۷۲۷ پیر اغذین صاحب ولد الٰہی بخش صاحب دار السعۃ قادیان
۴۷۴۷ مالی رحمت اللہ صاحب ولد میاں کوڑا صاحب " "
۴۷۶۱ میاں سعید احمد صاحب محلہ ناصر آباد "
۴۷۷۲ خلیفہ ناصر الدین صاحب ابن خلیفہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب
۴۷۷۵ میاں بشیر محمد صاحب ولد الٰہی بخش صاحب آسٹریلیا
۴۷۹۰ بخشی محمد صاحب ولد میاں احمد دین صاحب بہاولپور
۴۷۹۷ میاں عصمت اللہ صاحب ولد میاں علی محمد صاحب
سرجیا کلاں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ۔ ضلع جھنگ)

درخواست ہائے دعا

ہمشیرہ خاکسار کا فضل کریم عرصہ دو ماہ سے شدید طور پر باقی عارضہ میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(بابو مولا بخش صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر گوجرہ (منڈی) ضلع لائل پور)

(۲) میرے ناناجان قبلہ شیخ نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس عرصہ دو ماہ سے علیل ہیں۔ ... صاحب فراش ہیں۔ بیماری میں نسبتاً افاقہ ہے ... درویش قادیان۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(خاکسار قریشی فصیح الدین جمیل۔ از لاہور)

پتہ مطلوب ہے شیخ محمد عبد اللہ صاحب ولد شیخ فضل الرحمن صاحب ساکن قادیان محمد حنیف صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب ساکن فیروز پور کے موجودہ پتہ جات نظارت بیت المال کو درکار ہیں۔ جو احباب ان ہر دو کے موجودہ پتہ جات سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں یا اگر یہ صاحب خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔ (نظارت بیت المال)

شیخ برکت علی صاحب مرحوم

شیخ برکت علی صاحب مرحوم کو مجھے چار سال تک جب کہ میں غیر احمدی تھا۔ بہت قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے اور میری قبول احمدیت بھی انہی کی مرہون منت ہے۔ مرحوم ۱۹۳۲ء میں چک ۲۰۰ ج۔ب میں بطور پٹواری نہر کے متعین تھے اور میں ان دنوں بطور صدر مدرس چک ۲۰۳ میں کام کر رہا تھا۔ عنفوان شباب کی بد صحبتوں نے میری زندگی کو ناکارہ بنا رکھا تھا۔ مذہب سے کلیۃً متنفر ہو کر زندگی کا گھوڑا فسق و فجور کے میدان میں بدلگام ہو کر بڑھتا جا رہا تھا۔ کہ مرحوم کو ابر رحمت بنا کر اللہ تعالیٰ نے میرے دل کے خشک پھولوں کو گلزار بنانے کیلئے بھیجا۔ مرحوم کو میری تربیت کا از حد شوق تھا۔ اگرچہ پڑھے لکھے زیادہ نہ تھے۔ مگر وہ اپنی سادہ لوحی۔ نیک مزاجی۔ خوش خلقی۔ دیانتداری میں بہتیروں کے لئے خضر راہ بنے۔ احمدیت کے ساتھ ایک عاشقانہ رنگ تھا۔ میں نے دیکھا کہ باوجود سرکاری ملازم ہونے کے وہ اپنے حلقہ میں بے دھڑک سلسلہ کا پیغام پہنچاتے تھے افسران اور عوام کی رپورٹیں ان کی تبلیغی انہماک پر ممد ہی ہوتی رہیں۔ اپنے عقائد کی صحت کا انہیں اس قدر کامل یقین تھا۔ کہ باوجود علم عربی سے واقف نہ ہونے کے وہ بڑے بڑے علماء کے سامنے خم ٹھونک کر کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور مخالف کو باوجود علم میں زیادہ ہونے کے سوائے خاموشی کے اور چارہ نہ رہتا تھا۔ سلسلہ کے انتھک آنریری مبلغ تھے۔ غیر احمدیوں کو اپنے ہاں مدعو کر لیا کرتے۔ مرحوم صاحب کشف اور رویا بھی تھے۔ اور مجھے اکثر سنایا کرتے تھے۔ میں نے احمدیت علمی رنگ میں ہی قبول نہیں کی۔ بلکہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے احمدیت کی تصدیق سنی۔ ان رویاء کا ذکر میں یہاں نہیں چاہتا۔ کیونکہ وہ کئے ایک دفعہ الفضل کے ذریعے ان کا ذکر کر چکے ہیں۔ البتہ ایک رویا جس کا ذکر نہیں ہوا۔ اس کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

مرحوم ملازمت سے مستعفی ہونے کے بعد مجھے غالباً ۱۹۴۳ء میں دار الامان ملے۔ میرے احمدی ہونے کا علم شائد دار الامان میں ہی ہوا۔ وہ مجھے ڈھونڈتے ڈھونڈتے لائل پور کے کمرے میں آملے۔ ایک مشفق اور دردمند باپ کی طرح مجھ سے بغل گیر ہوئے۔ اور میرے احمدی ہونے پر اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا شکریہ ادا کرتے رہے بعدہٗ سلسلہ کلام جاری کرتے ہوئے آپ نے اپنا ایک رویا سنایا۔ جس کو درج کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ جب میں بیماری سے صحتیاب ہونے پر اپنی ملازمت پر پہنچا۔ تو مجھے ایک خواب آیا جس میں ... حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ میں نے حضور سے پانی مانگا۔ حضور نے مجھے شہد بھر اگلاس دیا جس میں مردہ مکھیاں پڑی تھیں۔ میں نے عرض کی حضور اس میں مردہ مکھیاں ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ ہاں مکھیاں تو ہیں میں نے اس کی تعبیر یہی سمجھی کہ یہ میری ملازمت کی طرف اشارہ ہے۔ جسے مجھے چھوڑنا چاہیئے چنانچہ میں مستعفی ہو گیا۔ مجھے علم نہیں کہ مرحوم کی اولاد اب کہاں ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں روحانی اور جسمانی نعماء سے نوازے۔ اور انہیں اپنے والد مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما کر ان سے بڑھ کر خادم دین بنائے۔ اور مرحوم کی روح جنت الفردوس میں آرام پکڑے۔

(احمد خان چک ۳۱ جنوبی ضلع سرگودھا)

کیا آپ نے قیمت اخبار

بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی ہے۔ اگر نہیں بھجوائی تو مہربانی فرما کر اکتوبر سنہ ۱۹۵۰ء میں ختم ہونے والی قیمت اخبار بھجوا دیں۔ اور وی پی کا انتظار نہ کریں۔ منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھجوانے میں آپ کو فائدہ ہے۔ (مینیجر)

طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۸۹ لاہور

ہر خالص سونے چاندی کے فینسی زیورات عین وعدہ پر تیار اعتبار کرنے کیلئے شیخ عزیز الدین احمد اینڈ سنز احمدی زرگران موچی دروازہ چوک نواب صاحب لاہور کی ضمانت حاصل کریں۔ ہم نے ان کو نہایت مخلص دیانتدار اور وعدہ کے پابند ہی پایا۔

(خانصاحب) شیخ جلال الدین صاحب اکیزیکٹو آفیسر مری (میاں) غلام محمد صاحب اختر پرسنل آفیسر ریلوے لاہور

تمام مردانہ پوشیدہ امراض کا

سو فی صدی کامیاب علاج کی گارنٹی کیلئے بمبئی کے مشہور پندرہ سالہ تجربہ کار ڈاکٹر حکیم محمد شفیع سہوترا سے مشورہ کریں۔ اگر آپ بچپن کی غلط کاریوں سے یا اپنے ہاتھوں اپنی جوانی کو بالکل تباہ و برباد کر چکے ہوں۔ ہوش آنے پر قسم قسم کے علاج کرا کر مایوس ہو چکے ہوں تو آپ بالکل نہ گھبرائیں بلکہ زندگی کا صحیح لطف اٹھانے کے لئے ڈاکٹر محمد شفیع صاحب سے ملاقات کریں۔ خاص مردانہ کمزوری خواہ کسی وجہ سے بھی ہو گئی ہو کے علاوہ بواسیر کا علاج بھی ایک ہفتہ میں گارنٹی سے کیا جاتا ہے۔ ایڈریس کا اچھی طرح سے خیال کریں۔ پتہ:۔ ڈاکٹر حکیم محمد شفیع سہوترا بمبئی دواخانہ رائل ہوٹل بلڈنگ پہلی منزل گنپت روڈ کے موڑ پر انارکلی لاہور جو صاحب تشریف نہ لا سکتے ہوں۔ جواب کے لئے ٹکٹ ارسال کریں۔

صبح ۹ بجے سے ۱ بجے تک۔ شام ۳ بجے سے ۷ بجے تک

صدا قت لیسٹورنٹ نزد رتن باغ میں

خالص دیسی گھی سے نہایت عمدہ اور لذیذ اور تازہ بتازہ کھانے تیار ہوتے ہیں۔ بند مکھن۔ ڈبل روٹی۔ انڈا۔ کیک۔ پیسٹری۔ چائے لیمن۔ سوڈا وغیرہ بھی ہر وقت تیار مل سکتے ہیں۔ نیز مستقل ماہوار کھانا کھانے والے احباب کو سپیشل مراعات دی جاتی ہیں۔ تفصیلات کے لئے زبانی گفتگو کریں

کیپٹن جمال الدین گل احمدی مینیجر

۱۲۸۸۶

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری اعظم صاحب بہادر بی۔ ایس سی (آنرز) ایل ایل بی۔ پی سی ایس ڈپٹی سٹوڈنٹ لائل پور

مقدمہ نمبر ۱۵۵۵

روشن دین ولد میراں بخش ذات کشمیری سکنہ چک ۸۱ ج۔ب تحصیل و ضلع لائل پور

بنام:۔ دلباغ سنگھ ولد ہرنام سنگھ حال ... بازار دہلی

درخواست اسے رجسٹرڈ کئے جانے لاری P.B.T 783 شورلیٹ ۱۹۴۳ء، ماڈل دفعہ ۱۶ آرڈیننس نمبر ۱۵ آف ۱۹۴۹ء

بنام دلباغ سنگھ ولد ہرنام سنگھ حال بینا بازار دہلی

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی دلباغ سنگھ ولد ہرنام سنگھ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام دلباغ سنگھ ولد ہرنام سنگھ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ اگر دلباغ سنگھ مذکور تاریخ ۸/۱۱/۵۰ کو مقام لائل پور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔

آج بتاریخ ۷ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۵۰ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم ......

مہر عدالت

صداقت احمدیت کے متعلق

½ لاکھ روپیہ کی انعامات

اردو انگریزی میں کارڈ آنے پر مفت

عبد اللہ الٰہ دین سکندر آباد۔ دکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرمہ مبارک:۔ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے مفید ہے۔ فی شیشی ۲/۸ روپے:۔ دواخانہ نور الدینؓ جودھامل بلڈنگ لاہور

اوکاڑہ میں احراریوں کی فتنہ طرازی کے متعلق مخالفین کے ۲ متضاد بیان

اخبار تسنیم ۵؍اکتوبر لکھتا ہے کہ:- اوکاڑہ یکم اکتوبر۔ (بذریعہ ڈاک) یکم اکتوبر کو مرزائیوں کا یوم تبلیغ تھا۔ چنانچہ اوکاڑہ کے مرزائی مختلف ٹولیوں میں دیہات کی طرف نکل گئے اور کچھ ریلوے اسٹیشن اور اڈہ لاریاں پر بھی بغرض تقسیم اشتہارات گئے۔ ریلوے پلیٹ فارم پر وہ بغیر ٹکٹ گئے۔ جس پر چند آدمیوں نے اعتراض کیا۔۔۔۔ مرزائیوں کی ایک ٹولی اوکاڑہ سے ملحقہ بستی شیخ گئی۔ مگر ان لوگوں نے ان کی تبلیغ سننے سے انکار کر دیا پھر یہ ٹولی کوٹ نہال سنگھ گئی، مگر وہاں کے مسلمانوں نے بھی سننے سے انکار کر دیا پھر یہ ٹولی چک ۵ میں گئی اور لوگوں کے برابر انکار پر بھی یہ لوگوں کو ڈراتے رہے کہ یہ سیلاب جو آئے ہیں وہ محض اسی وجہ سے آئے ہیں کہ تم مرزا صاحب کو نہیں مانتے تمہیں مرزائی ہونا پڑے گا۔ اور اگر نہ ہوگے۔ تو تباہ و برباد ہو جاؤ گے۔ لوگوں نے صاف کہہ دیا کہ ہم کچھ نہیں سننا چاہتے مگر یہ برابر کہتے رہے۔ اس پر لوگوں نے مشتعل ہو کر ان کے منہ کالے کر دیئے اور شہر کو بھگا دیا۔ اسٹیشن کے قریب ان کے دوسرے ساتھی بھی ان سے آملے۔ وہاں شہر کے لوگ انہیں دیکھنے آئے۔ پولیس بھی وہاں آگئی۔ مرزائیوں نے پولیس کی موجودگی میں مسلمانوں کو گالیاں دینی شروع کر دیں اور لاٹھیوں سے مارنا شروع کر دیا۔ مگر پولیس نے کچھ ایکشن نہ لیا اور لوگوں کو بھگا دیا۔ اسکے بعد پولیس نے ان مسلمانوں کو گرفتار کر لیا جو محض انہیں دیکھنے گئے تھے۔ اس پر شہر میں فوری ہڑتال ہو گئی۔ مرزائی بلّے لگائے ہوئے تھے۔ پھر پولیس دوسرے چوک میں مسلمانوں کو گرفتار کرنے گئی۔ حالانکہ مرزائیوں نے اشتعال انگیز تبلیغ کی۔ شام کو سوا پانچ بجے مسجد گول چوک میں مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں پولیس سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ گرفتار شدگان کو رہا کر دے۔

مرزائی مسلمانوں کے خلاف منصوبے باندھ رہے ہیں اور شہر میں ہیجان پھیلا ہوا ہے۔

احرار اخبار آزاد ۵؍اکتوبر لکھتا ہے کہ:- تبلیغ کے نام پر مرزائیوں نے ضلع منٹگمری میں سخت اودھم مچا رکھا ہے۔ یکم اکتوبر کو یوم تبلیغ کے سلسلہ میں اس سال سخت اشتعال انگیز رویہ اختیار کیا گیا۔ مرزائی مبلغوں نے اوکاڑہ کے مسلمانوں کو چیلنج کیا کہ وہ تبلیغ کے لئے دیہات کا دورہ کرنے گئے ہیں۔ اگر ہمت ہے تو مقابلہ کرو۔ اس قسم کی اشتعال انگیزیوں کے بعد مرزائی مبلغ موضع چک ۵ میں گئے گاؤں کے مسلمانوں نے مرزائیوں کو منع کیا اور کہا کہ ہم محمد مصطفےٰ صلعم کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتے۔ تم اپنے بناسپتی نبی کا پٹارہ کسی اور جگہ لے جاؤ۔ اس پر مرزائیوں نے انہیں دھمکانا شروع کیا۔ یہ بات تو مرزائی حضرات عام طور پر کہتے پھرتے ہیں۔ کہ ڈپٹی کمشنر ہمارا ہے۔ اب ہم اس ضلع میں من مانی کارروائیاں کریں گے۔ اسی طرح جب گاؤں کے مسلمانوں پر زیادہ رعب ڈالنا چاہا تو گاؤں والوں نے ان مبلغین کو بے عزت کر کے نکال دیا۔ یہاں سے ناکام واپس آئے تو اوکاڑہ میں امن سوز حرکات کرنے لگے۔ جس پر غیرت مند مسلمانوں سے ان کی مڈ بھیڑ ہو گئی۔ معلوم ہوتا تھا کہ مرزائی مبلغ کسی کی شہ پر آپے سے باہر ہوتے جا رہے تھے۔ نوبت ہاتھا پائی تک پہنچ گئی۔ مرزائیوں نے تھانہ میں رپورٹ کی۔ اور پولیس کی امداد لیکر میدان میں آگئے۔ چند مسلمانوں کو پولیس نے گرفتار کر لیا۔ اس پر تمام شہر میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی اور احتجاج کے طور پر تمام شہر میں ہڑتال ہو گئی۔ مسلمانوں نے احتجاجی جلوس نکالا اور بعد ازاں جلسہ عام میں مندرجہ ذیل تجویز منظور کر کے اخبارات کے نام بھیجدی۔

مسلمانان اوکاڑہ کا یہ جلسہ عام حکومت پنجاب کو بروقت مطلع کرتا ہے کہ مرزائیوں نے تبلیغ کے نام پر ایک منظم سازش کے ماتحت پاکستان میں امن کو تہ و بالا کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ہم مسلمان احتجاج کرتے ہیں کہ ان مرتدین کو ارتداد پھیلانے کی کھلم کھلا اجازت نہ دی جائے۔ ورنہ اس کے نتائج بہت خطرناک ہوں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ضروری تصحیح

مکرم ابو الفتح پروفیسر محمد عبد القادر صاحب ایم اے علیگ کا ایک مضمون "مسلمانوں کا خود کاشتہ پودا" کے عنوان سے الفضل ۱۴؍اکتوبر میں شائع ہوا ہے۔

اس مضمون کے ابتداء میں پروفیسر صاحب نے حافظہ کی غلطی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف ایک بالکل غلط اور صریحاً بے بنیاد بات منسوب کر دی ہے۔ حتیٰ کہ پروفیسر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کا نام بھی حافظہ کی غلطی سے درست نہیں لکھا۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ اس کتاب میں بھی یہ حوالہ موجود نہیں ادارہ الفضل کو بے حد افسوس ہے کہ پروفیسر صاحب کا یہ مضمون کما ینبغی نظر ثانی کے بغیر شائع ہو گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی "جماعت" کو کسی جگہ حکومت کا "خود کاشتہ پودا" نہیں کہا۔ یہ معاندوں اور مخالفوں کی مفتریات میں سے ایک مشہور افترا ہے۔

ذیل میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مجموعہ اشتہارات سے یہ حوالہ من وعن نقل کر رہے ہیں۔ جس میں حضور نے "خود کاشتہ پودا" کا لفظ اپنے خاندان کی گذشتہ خدمات کے متعلق (دشمنوں کی جھوٹی مخبریوں کے جواب میں) تحریر فرمایا ہے۔

"التماس ہے کہ سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جان نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گذار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے"۔

(تبلیغ رسالت، جلد ہفتم صفحہ ۱۹)

گورنر پنجاب کی پریس کانفرنس

بقیہ صفحہ اوّل

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے ہزایکسی لنسی نے فرمایا جہاں تک زرعی آلات کا تعلق ہے ان کی فراہمی میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔ اسی طرح حیوانات کا مسئلہ بھی زیادہ دقت طلب نہیں ہے۔ اندازہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ دس ہزار جانور سیلاب کی نذر ہوئے ہیں اگر یہ تخمینہ جس میں مبالغہ کی گنجائش ہے۔ صحیح بھی ہو تو پھر بھی صوبہ کی حیوانی دولت کے مقابلے میں یہ ایسا نقصان نہیں ہے کہ جسکی تلافی نہ ہو سکے محکمہ زراعت کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ اگر ضرورت پڑے تو ٹریکٹروں کے ذریعہ اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کرے لیکن محکمے کا خیال ہے کہ اس کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ بیج کی فراہمی کا بھی خاطر خواہ انتظام موجود ہے۔ البتہ آبپاشی کا مسئلہ ہمارے لئے بہت زیادہ دقت طلب ہے۔ سڑکوں کی طرح نہروں کی حالت بہت خستہ ہے۔ اپر چناب اور لوئر چناب نہروں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ جس کی وجہ سے کالونی ایریا بری طرح متاثر ہوا ہے اندازہ ہے کہ اگر چھ لاکھ مزدور میسر آجائیں تو ایک ماہ کے اندر اندر نہروں کی حالت درست ہو سکتی ہے اور ربیع کی فصل کے لئے آبپاشی کا خاطر خواہ بندوبست ہو سکتا ہے لیکن چھ لاکھ مزدوروں کی فراہمی ایک ایسا مسئلہ ہے جو بآسانی حل ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔ شہروں اور دیہات میں مکانات گرنے کے باعث لیبر کے مقامی طور پر مصروف ہو جانے کا امکان ہے اور پھر بلڈرز یا وغیرہ کا بھی لیبر کی فراہمی پر اثر پڑنا لازمی ہے۔ لیکن اگر عوام تعاون کریں اور مقامی ضرورتوں کو قومی ضرورتوں پر ترجیح نہ دیں تو پھر یہ مشکل آسان ہو سکتی ہے ہزایکسی لنسی نے بااثر لوگوں سے پرزور اپیل کی کہ وہ اس کام میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں اور لیبر فراہم کرنے میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔

سڑکوں کی خستہ حالی

ذرائع مواصلات پر روشنی ڈالتے ہوئے گورنر پنجاب نے کہا۔ نہروں کے علاوہ سڑکوں کی حالت بھی بہت خراب ہے ایک وقت ایسا تھا کہ لاہور باقی تمام اضلاع سے منقطع ہو گیا تھا لیکن اب فوج کی مدد سے سڑکوں کی عارضی مرمت کا کام مکمل ہو گیا ہے اور اب کوئی ضلع ایسا نہیں ہے جہاں لاہور سے موٹر لاری یا گاڑیوں وغیرہ کے ذریعہ نہ پہنچا جا سکتا ہو۔ سڑکوں کی مستقل مرمت کا کام ابھی جاری ہے لیکن ریلوے لائن کی خرابی کے باعث تعمیر کا سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں پہنچایا جا سکتا جسکی وجہ سے مستقل مرمت کے کام میں دیر ہو جانے کا اندیشہ ہے ریلوے کو کام کا اندازہ ہے کہ وہ اکتوبر کے آخیر تک تمام لائنیں خاطر خواہ طریق پر درست کر سکیں گے۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ اندازاً نہروں اور سڑکوں کی مرمت پر ڈیڑھ کروڑ روپیہ خرچ آئے گا۔

طبی انتظامات

طبی امداد کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا وباؤں کو روکنے کے سلسلے میں فوری اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ لیکن ڈاکٹروں کی کمی کے باعث حالات پر قابو پانے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے منظور شدہ سالانہ گرانٹ کے علاوہ حکومت دوائیں وغیرہ تقسیم کرنے کے سلسلے میں ۸ لاکھ روپے کی مزید منظوری دے چکی ہے۔ ڈاکٹروں کی بجائے اب حکیموں کی خدمات بھی حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہزایکسی لنسی نے پرائیویٹ ڈاکٹروں اور حکیموں سے اپیل کی کہ وہ وقت دیکر اس کام میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں اور قوم کی اس اہم ضرورت کو پورا کریں۔

آئندہ کے لئے تدابیر

ہزایکسی لنسی نے آئندہ سیلابوں سے محفوظ رہنے کے مسئلے پر بھی روشنی ڈالی اور بتایا کہ یہ زمین دریاؤں اور سیلابوں کی سرزمین ہے اسلئے آئندہ کے لئے بھی بچاؤ کی تدابیر سوچنا نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ ایسے مستقل اقدامات پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی بٹھا دی گئی ہے جو موجودہ سیلابوں سے حاصل ہونیوالے تجربات سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے مؤثر تجاویز پیش کرے گی۔ (اسٹاف رپورٹر)